بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ | ۱۹ ذوالحجہ ۱۳۹۸ھ ۔ ۲۱ نبوت ۱۳۵۷ ہش ۔ ۲۱ نومبر ۱۹۷۸ء | نمبر ۲۶۵

بحرِ حکمت کے موتی ۔ جوامع الکلم ۔ جواہر الکلام

حقیقی اطمینان اللہ تعالیٰ کی یاد سے ہی حاصل ہوتا ہے

ذکرِ الٰہی سے انسان تقویٰ و طہارت میں ترقی کرتا ہے اور پھر اس کے نتیجہ میں اس کے دل میں ہمیشہ خوشی رہتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادِ باری تعالیٰ

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُھُمْ بِذِکْرِ اللّٰہِ اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ (الرعد: ۲۹)

ترجمہ :- جو لوگ ایمان لائے ہوں اور ان کے دِل اللہ کی یاد سے اطمینان پاتے ہوں (ان کو ہدایت دیتا ہے) پس سمجھ لو کہ اللہ (تعالیٰ) کی یاد ہی سے دل اطمینان پاتے ہیں ؂

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مَثَلُ الَّذِیْ یَذْکُرُ رَبَّہٗ وَالَّذِیْ لَا یَذْکُرُہٗ مَثَلُ الْحَیِّ وَالْمَیِّتِ (مسلم)

ترجمہ :- ذکرِ الٰہی کرنے والے اور ذکرِ الٰہی نہ کرنے والے کی مثال زندہ اور مُردہ کی طرح ہے یعنی ذکرِ الٰہی کرنے والا زندہ ہے اور جو نہیں کرتا وہ مُردہ ہے ؂

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ۔ اس کے عام معنی تو یہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے قلوب اطمینان پاتے ہیں لیکن اس کی حقیقت اور فلاسفی یہ ہے کہ جب انسان سچے اخلاص اور پوری وفاداری کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے اور ہر وقت اپنے آپ کو اُس کے سامنے یقین کرتا ہے۔ اس سے اس کے دل پر ایک خوف عظمتِ الٰہی کا پیدا ہوتا ہے وہ خوف اس کو مکروہات اور منہیات سے بچاتا ہے اور انسان تقویٰ اور طہارت میں ترقی کرتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے ملائکہ اس پر نازل ہوتے ہیں اور وہ اس کو بشارتیں دیتے ہیں اور الہام کا دروازہ اس پر کھولا جاتا ہے۔ اُس وقت وہ اللہ تعالیٰ کو گویا دیکھ لیتا ہے اور اس کی وراء الوراء طاقتوں کا مشاہدہ کرتا ہے۔ پھر اس کے دل پر کوئی ہمّ و غم نہیں آسکتا اور طبیعت ہمیشہ ایک نشاط اور خوشی میں رہتی ہے۔ اِسی لئے دوسرے مقام پر آیا ہے لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ۔ اگر کوئی ہمّ و غم واقع بھی ہو تو اللہ تعالیٰ اپنے الہام سے اس کے لئے خارجی اسباب اُن کے دُور کرنے کے پیدا کر دیتا ہے یا خارق عادت صبر اُن کو عطا کرتا ہے ؂" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۲۷۱)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۱ نومبر۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی عطا فرمائے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

بتاریخ ۵ اکتوبر ۱۹۷۸ء بعد نماز مغرب مسجد فضل لندن میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی موجودگی میں مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق امام مسجد فضل لندن نے مکرم رفیق اختر صاحب دوزی حال فرینکفرٹ مغربی جرمنی ابن مکرم چوہدری محمد اختر صاحب آف شیخوپورہ کے نکاح کا اعلان محترمہ تقیہ سبحان صاحبہ بنت مکرم عبد الحمید غازی صاحب کرائیڈن سے اڑھائی ہزار پونڈ سٹرلنگ حق مہر پر پڑھا۔

احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(مرزا فرید احمد)

مکرم سیّد مسعود مبارک شاہ صاحب سیکرٹری مجلس کارپرداز کی آنکھ کا اپریشن ہوا ہے جو کامیاب رہا ہے۔ احباب ان کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(ناصر احمد۔ کوارٹر ۵ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

دعائے خاص کی درخواست

(محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب)

حضرت سیّدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کے متعلق لاہور سے اطلاع ملی ہے کہ آپ کی طبیعت بہت خراب ہے بلڈ پریشر ۱۳۵/۲۲ تک ہو جاتا ہے نیز کمزوری بڑھتی جا رہی ہے۔ ماہر ڈاکٹر علاج کر رہے ہیں لیکن کوئی افاقہ نہیں ہو رہا۔ اتنا زیادہ بلڈ پریشر خطرہ کا موجب ہو سکتا ہے جو ہم سب کے لئے تشویش کا باعث ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مبشر اولاد میں سے اب یہی مبارک وجود ہم میں باقی ہے اس لئے ان کا حق اور جماعت کا فرض ہے کہ ان کے لئے خاص دعائیں فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اس بابرکت وجود کو صحت والی لمبی سے لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار مرزا مبارک احمد

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سیّد عبد الحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۹ر ذوالحجہ ۱۳۹۸ھ
۲۱ر نبوت ۱۳۵۷ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملّت کے قیامت تک زندہ و تابندہ رہنے کا راز

قوموں کی ترقی بلکہ ان کی زندگی قربانیوں کے ساتھ وابستہ ہوتی ہے۔ ایک قوم اُس وقت تک ہی زندہ رہتی اور ترقی کرتی چلی جاتی ہے جب تک کہ اس کے افراد میں قربانی کی رُوح زندہ رہتی ہے اور وہ ہر اُس چیز کو جو خدا نے انہیں عطا کی ہے محض ذاتی مفاد کے لئے نہیں بلکہ اجتماعی مفاد کے لئے خرچ کرتے چلے جاتے ہیں۔ برخلاف اس کے جب کسی قوم میں قربانی کی روح مر جاتی ہے اور اُس کے افراد خدا تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کو اجتماعی مفاد پر خرچ کرنا ترک کر دیتے ہیں اور جو کچھ کسی کے پاس ہوتا ہے وہ کلّیۃً ذاتی مفاد کی نذر ہو جاتا ہے تو وہ قوم تنزّل کا شکار ہو کر رفتہ رفتہ نابود ہو جاتی ہے۔

قربانی کی رُوح کے ہمیشہ زندہ رہنے کی بنیادی اہمیت کے پیشِ نظر ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو اجتماعی مفاد کی خاطر محض قربانیاں کرنے کی طرف ہی توجہ نہیں دلائی ہے بلکہ انہیں حکم دیا ہے کہ وہ نسلاً بعد نسلٍ قیامت تک اجتماعی مفاد کی خاطر قربانیاں کرتے چلے جائیں تا خیرِ اُمّت نہ صرف قیامت تک زندہ و پائندہ رہے بلکہ اس کا قدم ہمیشہ ہی ترقی کی طرف اُٹھتا چلا جائے۔ شروع میں تو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے نسلاً بعد نسلٍ تا قیامت قربانیاں کرتے چلے جانے کا حکم مومنوں تک پہنچانے کی تاکید فرمائی اور جب یہ حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ مومنوں تک پہنچ گیا اور انہوں نے اس پر بدل و جان عمل پیرا ہو کر اپنی زندگیوں میں قربانیاں پیش کرنے کا عدیم النظیر نمونہ پیش کر دکھایا تو مدنی دَور میں اللہ تعالیٰ نے خود مومنوں کو مخاطب کر کے جو پہلے ہی سے قربانیاں دے رہے تھے نسلاً بعد نسلٍ قیامت تک قربانیاں کرتے چلے جانے کا حکم دیا اور اس طرح مزید یہ امر ذہن نشین کرایا کہ صرف خود ہی خدا تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کو اجتماعی بھلائی پر صرف نہیں کرنا بلکہ نسلاً بعد نسلٍ تا قیامت انہیں صرف کرتے چلے جانا ہے۔ چنانچہ پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وساطت سے مومنوں کو یہ حکم دیتے ہوئے فرمایا:-

قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خِلٰلٌ ۝ (ابراہیم آیت ۳۲)

ترجمہ:- (اے رسول!) میرے ان بندوں سے جو ایمان لا چکے ہیں کہہ کہ وہ اُس دن کے آنے سے پہلے جس میں نہ کوئی بیع (و شراء) ہوگی اور نہ ہی کوئی گہری دوستی نماز کو عمدگی سے ادا کیا کریں اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے پوشیدگی میں (بھی) اور ظاہر (بھی ہماری راہ میں) خرچ کیا کریں۔

اور پھر بعد ازاں خود مومنوں کو مخاطب کرتے ہوئے اس حکم کا ان الفاظ میں اعادہ فرمایا:-

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ (البقرہ آیت ۲۵۵)

ترجمہ:- اے وہ لوگو جو ایمان لا چکے ہو جو کچھ ہم نے تمہیں دیا ہے اس میں سے اُس دن کے آنے سے پہلے کہ جس میں نہ کسی قسم کی (خرید و) فروخت نہ دوستی اور نہ شفاعت (کارگر) ہوگی (خدا کی راہ میں) خرچ کرو (مراد یہ کہ خرچ کرتے چلے جاؤ) اور (اس حکم کا) انکار کرنے والے (اپنے آپ پر) ظلم کرنے والے ہیں۔

اِن ہر دو آیات میں مومنوں کو جو حکم دیا گیا ہے اس میں دو چیزیں خاص طور پر نوٹ کرنے کے قابل ہیں۔ اوّل یہ کہ اس میں مومنوں کو وہ تمام نعمتیں جو خدا نے انہیں فرداً فرداً عطا کی ہیں خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کا حکم دیا ہے نعمتوں میں وہ تمام قویٰ، استعدادیں اور صلاحیتیں حتّٰی کہ ہر مومن کی اپنی زندگی اور جان نیز ہدایت، علوم و فنون، اہلیت اور ہنرمندی، مال و دولت اور معیشت کے تمام دوسرے سامان شامل ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی راہ سے مراد دین کی سربلندی اور بنی نوعِ انسان کا اجتماعی مفاد اور خاص طور پر نسبتاً غریب طبقوں کی فلاح و بہبود اور ترقی و بہتری ہے اور اسی طرح خرچ کرنے سے مقصود قربانی و ایثار کا عملی مظاہرہ ہے۔ سو گویا اس حکم کے ذریعہ مومنوں کا یہ فرض قرار دیا گیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں سے صرف خود ہی فائدہ نہ اُٹھائیں یعنی ان سے استفادہ کو صرف اپنی ذات تک ہی محدود نہ رکھیں بلکہ قربانی و ایثار کے جذبہ سے کام لے کر ان سے استفادہ میں اپنے دوسرے بھائیوں کو بھی شریک کریں تا یہ سب نعمتیں ایک دوسرے کے کام آ کر اجتماعی فلاح پر منتج ہوں اور پوری قوم یعنی مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے جملہ افراد ترقی کی منازل طے کرتے چلے جائیں۔

دوسری بات جو خاص طور پر نوٹ کرنے کے قابل ہے وہ یہ ہے کہ اُس دن کے آنے سے قبل تک کہ جس میں نہ کوئی بیع و شراء، نہ کوئی دوستی اور نہ شفاعت کارگر ہوگی خدا تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کو مذکورہ بالا طریق پر خرچ کرنے اور قربانی و ایثار کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ظاہر ہے اُس دن سے مراد قیامت کا دن ہے۔ اور قیامت تک اس حکم پر عمل جب ہی ہو سکتا ہے کہ مومن نہ صرف یہ کہ خود قربانی و ایثار کو اپنا شعار بنائیں اور مرتے دم تک اس کا عملی مظاہرہ کریں بلکہ اپنی آئندہ نسلوں کی اس طرح تربیت کریں کہ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ کے حکم پر قیامت تک عمل ہوتا چلا جائے اور خیرِ اُمّت قیامت تک ہمہ جہتی ترقی کی راہ پر گامزن رہے اور کبھی تنزّل کا شکار نہ ہو۔

الغرض مومنوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ ضروری قرار دیا ہے کہ ان میں قربانی کی رُوح کبھی مرنے نہ پائے اور اس کا سلسلہ نسلاً بعد نسلٍ قیامت کے دن تک دراز ہوتا چلا جائے کیونکہ قربانی کی اس رُوح کے زندہ رہنے میں ہی ملّت کی زندگی اور بقاء کا راز مضمر ہے۔

خلافتِ ثالثہ کا عہدِ مبارک

"زمانہ، زمانہ ہے محمودؓ کا"

مبارک ہو اک رہبرِ خوش کلام
ہے اب عاشقانِ نبیؐ کا امام
وہ ہے ناصرِ دینِ خیر الرسلؐ
علیہ الصلوٰۃ و علیہ السلام

وہ دینِ محمدؐ کا حامی ہے آج
علوم و معارف میں نامی ہے آج
بہی خواہ ہے نوعِ انسان کا
مبارک ہو اس کو خلافت کا تاج

خلافت ہے انعامِ پروردگار
اسی سے ہے دینِ نبیؐ کامگار
اسی سے ہے انسانیت سربلند
اسی میں ہے اُمّت کا عزّ و وقار

ملے اس کو مولا سے عمرِ دراز
کہ اس سے ہے اسلام اب سرفراز
اطاعت میں ہے کامیابی کا راز
وہ محمود ہے ہم ہیں اس کے ایاز

ہمیں شکر لازم ہے معبود کا
ملا دَور پھر ابنِ موعود کا
"زباں پر ترانہ ہے محمود کا"
"زمانہ، زمانہ ہے محمود کا"

عبدالکریم راشد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت ہائے احمدیہ تنزانیہ کا دسواں جلسہ سالانہ

مکرم عبدالوہاب احمد صاحب شاہد مبلغ انچارج جنوبی صوبہ جات تنزانیہ مشرقی افریقہ

(۲)

۱۶ ستمبر ۱۹۷۸ء:

اس دن کا آغاز نماز تہجد باجماعت سے ہوا نماز فجر کے بعد شیخ محمد عبدی نے درس حدیث دیا اور پھر محمد اشرف اسحاق صاحب نے کشتی نوح کا درس دیا۔

پہلا اجلاس:

ازاں بعد پروگرام کے مطابق احباب جلسہ گاہ میں پہنچے اور ٹھیک پونے نو بجے صبح زیر صدارت Sultan M. Ungando (سلطان ایم انگانڈو) جلسہ کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو Sh. Isa Harun نے کی اور پھر Ramdhan Shamte (رمضان شامتے) کی نظم کے بعد خاکسار عبدالوہاب احمد نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اخلاق حسنہ" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے آپ کے خلق عظیم کے تین پہلو محبت الٰہی۔ عشق رسولؐ اور شفقت علیٰ خلق اللہ کو اجاگر کیا اور بتایا کہ فنافی اللہ اور فنافی الرسول اور ہمدردی بنی نوع انسان کی آپ مجسم تصویر تھے آپؑ کے اخلاق حسنہ سے دنیا کے ہر خطہ میں شیریں ثمرات پیدا ہوئے اور خالق سے دور محسن انسانیت سے متنفر دنیا اب اس کے چشمہ عشق و محبت کی دلدادہ و شیدا ہو رہی ہے۔

خاکسار کے بعد Mwl Rashidi Yawali (معلم رشیدی یاوالی) نے "موزمبیق میں احمدیت" کے موضوع پر دلچسپ واقعات سنائے اور بتایا کہ موزمبیق میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کا اثر و نفوذ بڑھ رہا ہے اور احمدیہ لٹریچر کی اس قدر مقبولیت ہے کہ دارالسلام سے آمدہ کتب ہم تک پہنچنے سے پہلے ہی ڈاکخانہ سے ہی چپکے سے اڑالی جاتی ہیں۔

ان کے بعد مبلغ موشی شیخ محمد عبدی نے "حج" کے موضوع پر تقریر کی اور بتایا کہ یہ ارکان اسلام میں اہم رکن ہے اور مطابق شرائط اس فریضہ کی ادائیگی از بس ضروری ہے آپ نے اس عبادت کے بجالانے اور مناسک وغیرہ پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

ازاں بعد Adamu Yusuf Ndeula نے "خاتم النبیین" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے وضاحت سے بیان کیا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم آدم سے لے کر آخر تک خاتم النبیین ہیں۔

اس کے بعد Sheikh Salehe Mbaruku نے "خلافت کی برکات" کو تفصیل سے بیان کیا اور بتایا کہ خلافت مومنین کی روح اور جان ہے اور خلافت ہی کی برکت ہے کہ اسلام اس دور ضلالت میں نہ صرف مٹنے سے بچ کر مضبوط بنیادوں پر قائم ہو گیا ہے بلکہ اس کی نورانی کرنیں ہر تاریک خطہ کو منور کئے جا رہی ہیں اور خلافت ہی کی برکت سے ساری دنیا ہالۂ نور میں آجائے گی۔ اسی نظام روحانی کے طفیل سرزمین افریقہ بھی جگمگا اٹھی ہے

پھر سوال و جواب کے دلچسپ پروگرام کے ساتھ آج کے پہلے اجلاس کی کارروائی ٹھیک بارہ بجے اختتام کو پہنچی۔

دوسرا اجلاس:

دوپہر کے کھانے اور نماز ظہر و عصر (جمع کی گئیں) کی ادائیگی کے بعد احباب بصد شوق اس خاص اجلاس میں جس میں حضرت مسیح علیہ السلام کو صلیب کی لعنتی موت سے بری قرار دے کر عزت و شرف کا اعلیٰ مقام دیا تھا کے لئے جلسہ گاہ میں پہنچے بارش کی وجہ سے اگرچہ شروع اجلاس میں تھوڑی سی دقت پیش آئی مگر بعد میں محترم مشنری انچارج صاحب کی اجتماعی دعا کرانے سے اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور بارش تھم گئی۔

یہ اجلاس شیخ ابوطالب صاحب کی تلاوت سے Mzee H. T. Selemani کی صدارت میں شروع ہوا۔

تلاوت کے بعد Mwl. Daudi A. Shoo نے از روئے قرآن و حدیث بدلائل ثابت کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے واقعہ صلیب کے بعد ایک سو بیس سال زندہ رہ کر وفات پائی ہے۔

اس کے بعد Mwl. Hamedi Mbyana نے از روئے بائیبل یہ ثابت کیا کہ دنیا کچھ کہے بائیبل یہی کہتی ہے کہ مسیح اللہ کا برگزیدہ بندہ تھا اور اللہ تعالیٰ نے اسے کاٹھ کی لعنتی موت سے بچایا اور یہیں علاج معالجہ سے زخم بھی اچھے ہوگئے اور جو مرہم اس وقت استعمال کی گئی تھی اب بھی طبی کتب میں "مرہم عیسیٰ" کے نام سے مشہور ہے

بعدہٗ شیخ یوسف عثمان کامبالایا مبلغ ٹبورا نے "عیسیٰؑ انسان یا ابن اللہ؟" کے موضوع پر ایک لمبی تقریر کی جس میں بتایا کہ قرآن اور بائیبل دونوں ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو انسان اور خدا کا برگزیدہ نبی قرار دیتے ہیں اور کسی ایک صفت الوہیت کے ان میں پائے جانے کی روداد نہیں بلکہ جا بجا صفات انسانی۔ حوائج بشریہ کے ان میں پائے جانے کا ذکر ہے۔

ازاں بعد Alhaj M. H. Kungulilo (الحاج ایم ایچ کونگولیلو) نے یسوع کی صلیبی موت سے بچائے جانے سے متعلق جون ۷۸ء میں لندن میں ہونے والے جلسہ کے دلچسپ واقعات سنائے اور بتایا کہ محققین نے اپنے مقالہ جات میں ثابت کیا ہے کہ مسیحؑ کو لعنتی موت سے اللہ تعالیٰ نے بچا لیا تھا۔ آپ کی تقریر بڑی دلچسپی سے سنی گئی اور تمام چہرے فرط محبت اور خوشی سے اس وقت تمتما اٹھے جب انہوں نے حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا محبت بھرا "السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" احباب کو پہنچایا۔

کامیابی کا سہرا:

پھر سوال و جواب کے دلچسپ پروگرام کے بعد مکرم جمیل الرحمن صاحب رفیق نے اپنی گھنٹہ بھر کی معلوماتی تقریر میں وضاحت سے بتایا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کا نشان دکھا کر مسیحؑ کو لعنتی موت سے بچایا اور زبور کی پیشگوئی:-

"اس کی ہڈیاں نہیں توڑی جائیں گی"

پوری ہوگئی۔ صلیب کے ایک معنے منجمد ہیں ہڈیوں کا گودا نکالنے کے بھی ہیں اور گودا نکالنے کے لئے ہڈی کو توڑا جاتا ہے اس طرح گویا قرآن کریم نے "وما صلبوہ" میں زبور کی پیشگوئی کے پورا ہونے کو بیان کی ہے کہ باوجود زندہ اتارے جانے کے پھر بھی حضرت عیسیٰؑ الٰہی مشیت کے مطابق ہڈیاں توڑے جانے سے محفوظ رہے

انہوں نے Michael Burke کے علاوہ کئی دوسرے محققین اور مورخین کی اس بارہ میں کاوشوں کا ذکر کرتے ہوئے کئی شواہد پیش کئے اور تفصیلاً بتایا کہ مسیحؑ کس طرح صحت یاب ہونے کے بعد افغانستان سے ہوتے ہوئے کشمیر پہنچے اور وہیں وفات پاکر سرینگر محلہ خانیار میں دفن ہوئے اور اب تک ان کی قبر متلاشیان حق کے لئے نشان کا کام دے رہی ہے۔ اس تمام تر کامیابی کا سہرا مسیح محمدیؑ کے سر ہے۔ جنہوں نے اولین اس سربستہ راز سے پردہ اٹھایا۔

چاند گرہن:

رات آٹھ بج کر بیس منٹ پر چاند گرہن لگا اور تمام احباب نے نماز خسوف باجماعت ادا کی۔

۱۷ ستمبر ۱۹۷۸ء:

پہلا اجلاس:

نماز تہجد اور فجر کے بعد محترم مشنری انچارج صاحب نے قرآن کریم کا درس دیا۔ ازاں بعد مطابق پروگرام ناشتہ سے فارغ ہوکر احباب جلسہ گاہ میں پہنچے اور زیر صدارت Abdullah Omari (عبداللہ عماری) آج کے پہلے اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے ہوئی جو معلم علی سالوم نے کی۔ اور نظم کے بعد Nd R. H. Mbambwa (آر۔ ایچ مبامبوا) نے پڑھ کر سنائی۔ Ali Salum Ndimbere (علی سالوم نڈیمبیرے) نے "اہل وطن کی جماعت احمدیہ سے متعلق بیداری" پر اپنے خیالات کا اظہار کیا اور تفصیلاً بتایا کہ ابتداء میں رسم و رواج اور بدعات میں گرفتار لوگوں نے جماعت کی پیش کردہ اسلام کی حسین تعلیم اور زریں اصولوں کو پاگل کی بڑ قرار دیا تھا مگر اب نہ صرف اسے قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے بلکہ "حب الوطن من الایمان" کے تحت جماعت احمدیہ کی دینی و ملکی خدمات کو سراہتے اور اس کے پیش کردہ اصولوں کے مطابق اپنی زندگیاں ڈھالنے میں آرام و چین محسوس کرتے ہیں۔

ازاں بعد Omari Amiri نے "قرآن کریم خدا کا پاک کلام" پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور بتایا کہ قرآن کریم اپنی ذات میں ہی مقدس اور پاک کتاب نہیں بلکہ جو اس کو اس کے اصولوں کو اپناتا اور اپنی زندگی اس کی تعلیم کے مطابق گزارتا ہے پاک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور مظہر بنا دیتی ہے۔

ان کے بعد Mwl Hassani Athmani (معلم حسن عثمانی) نے اپنی تقریر میں بتایا کہ سکول کی تعلیم کے دوران عیسائی استاد جو ہمیں دینی تعلیم دیتے تھے۔ میں نے بعض سوالات پوچھے مگر تسلی بخش جواب نہ پا کر اپنے ماموں جو عالم دین تھے کی طرف رجوع کیا لیکن انہوں نے بھی ایسے ہی ٹال دیا جس کی وجہ سے تشنگی اور بڑھ گئی۔ حتیٰ کہ ایک احمدی سے راہ و رسم پیدا ہوئی جن سے سوالات کے جوابات کے ساتھ مزید کتب کے مطالعہ کا بھی موقع ملا اور بالآخر اسی سبب سے احمدیت کو قبول کر لیا۔

بعدہٗ معلم عماری عبداللہ (Mwl Omari Abdullah) نے مسیح موعود کے موضوع پر تقریر کی اور بتایا کہ آسمانی نوشتوں اور حدیث نبوی میں جس مسیح کی آمد کی بشارات تھیں وہ حضرت مرزا غلام احمد جو قادیان کی گمنام بستی میں پیدا ہوئے۔ پوری ہو گئیں۔ زمین و آسمان نے آپؑ کی صداقت پر گواہی دی اور اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سے آپؑ خلوت نشینی کی زندگی سے نکل کر دنیا کے خطہ خطہ کے لوگوں کے دلوں میں جا بسے اور چار دانگ عالم شہرت پائی۔ جو

"کس طرح سرعت سے شہرت ہو گئی دہر میں یار"

ان کے بعد مبلغ اسلام مکرم شیخ رفیق احمد صاحب ملک نے "رائج شدہ بدعات" پر تفصیل سے روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ ولادت و وفات اور دیگر کئی موقعوں پر کس طرح بدعات کا کھلے بندوں ارتکاب ہوتا ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کے خلاف وہ رسوم بد پائی جاتی ہیں جن کو شریعت نے قطعی طور پر ممنوع قرار دیا ہے آخر میں انہوں نے شریعت اسلام کے مطابق زندگی ڈھالنے اور اسوۂ حسنہ کو مشعل راہ بنانے کی تلقین کی۔

چھ سوال و جواب کے دلچسپ پروگرام کے ساتھ بارہ بجے یہ پہلا اجلاس اختتام کو پہنچا۔

دوسرا اجلاس:

آج کا یہ دوسرا اجلاس اور جلسہ کا آخری اجلاس دوپہر کے کھانے اور نماز ظہر و عصر کے بعد ٹھیک تین بجے سہ پہر Mzee Rashidi Msabaha زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا جو Suhail Kaluta (سہیل کالوٹا) نے کی۔ تلاوت اور نظم کے بعد Mwl A.A. Ng'umbage (معلم اے اے نگمباگے) نے "عیسائیوں کو تبلیغ کا طریق" کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ بعض لوگ عیسائیوں کو ان کی اپنی ہی کتب سے اسلام و بانیٔ اسلام کی آمد و صداقت سے متعارف کرانے سے ان کی ضمیر بیدار ہوتی اور اسلام کے متعلق سوچ و فکر کی راہ ہموار کرتی ہے۔

ازاں بعد Mwl Saidi S. Mgeleka (معلم سعیدی ایس ایس مگیلیکا) نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بائیبل کی پیشگوئیاں زیر عہد نامہ قدیم و جدید سے بیان کیں اور بتایا کہ اگر یہود و نصاریٰ اپنی کتب کا ہی بغور مطالعہ کریں تو وہ اسلام اور بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے سے باز نہیں رہ سکتے کیونکہ خود بائیبل نے بڑی وضاحت سے آپؐ کی آمد کی خبریں دی ہیں۔

ان کے بعد مبلغ اسلام شیخ الوطالب نے قرآن و حدیث کی روشنی میں "علم دین و دنیا کی اہمیت" کو وضاحت سے بیان کیا۔ یہ اہم فریضہ ہے اور بغیر علم کے انسان اندھے کی مانند ہے۔

بعدہٗ Mzee Saidi Mahamedi Lincha نے "میں احمدی کیوں ہوا؟" کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ گذشتہ سال اسی مقام خاما پر جلسہ میں غیر احمدی ہونے کی حالت میں شامل ہوا تھا مگر اب احمدی ہونے کی حالت میں۔ اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ قریب سے دیکھنے اور تحقیق کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ یہی وہ جماعت ہے جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد "ما انا علیہ و اصحابی" کی مصداق ہے۔ اس لئے میرے لئے باہر رہنا مشکل تھا لہٰذا داخل احمدیت ہو گیا۔ اگرچہ جماعت میں داخل ہوتے ہی بے شمار مشکلات اور امتحانات کا سامنا کرنا پڑا مگر یہ اس حق اور نعمت کے مقابلہ میں جو مجھے احمدیت کی صورت میں میسر آئی ہے کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتے۔ خدا کا بے حد شکر گزار ہوں کہ اس نے مجھے حق عطا کیا۔

اختتامی خطاب۔ غلبہ اسلام:

آخر میں مکرم جمیل الرحمن صاحب رفیق امیر و مشنری انچارج جماعت ہائے احمدیہ تنزانیہ نے اختتامی خطاب فرمایا۔ آپ نے اپنی تقریر میں "اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ ...... الخ" کی تفسیر کرتے ہوئے تفصیل سے بتایا کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمینوں کا نور ہے اور اس نے اپنے نور کو "نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ" یعنی محمدؐ اور قرآن کریم شریعت اسلامیہ کے رنگ میں دنیا پر ظاہر کیا ہے اور کہا کہ:-

"لَا شَرْقِیَّۃٍ وَّلَا غَرْبِیَّۃٍ"

اس نور سے کوئی ایک خطہ یا سمت ہی روشن نہ ہو گی بلکہ پوری دنیا روشن ہو گی اور پھر یہ دائمی شریعت زیتونی خاصیت رکھتی ہے یعنی اس میں کسی قسم کا رد و بدل اور شر اندر پیدا نہیں ہو گا۔ بلکہ دوسری عمدہ شریعتیں بھی اسی کی بدولت محفوظ ہوں گی۔ "فِیْھَا کُتُبٌ قَیِّمَۃٌ"۔

اس زمانہ میں غلبہ شریعت اسلام اور ساری دنیا کو حلقہ نور میں لانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند روحانی ہیں۔ کو بھیجا تا جس طرح بلب کی روشنی ری فلیکٹر (Reflector) کے ذریعہ زیادہ صاف صورت میں دور تک پہنچتی ہے اسی طرح سراج منیر کا نور جو اللہ ہی کا نور ہے آپؑ کے ذریعہ سے دنیا کے ہر تاریک کونے کو روشن کر رہے اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ تین صدیوں کے اندر اندر اسلام کو کامل غلبہ حاصل ہو گا اور دنیا آپؑ کے ہی الفاظ میں یہ پکار اٹھے گی کہ:-

"زمین پر سچا مذہب صرف اسلام ہے اور سچا خدا وہی خدا ہے جو قرآن نے بیان کیا ہے اور ہمیشہ کی روحانی زندگی والا نبی اور جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔"

آخر میں ان الفاظ کے ساتھ کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرزند جلیل کے بارہ میں اب بھی کسی کو شک ہے تو وہ آپ کے ہی بتائے ہوئے طریق کے مطابق چالیس دن استخارہ کر کے خدا تعالیٰ سے راہنمائی کر سکتا ہے اور پر سوز لمبی دعا کے بعد جلسہ بخیر و خوبی اختتام کو پہنچا۔

۹ افراد کا قبول احمدیت:

اللہ تعالیٰ نے اس جلسہ کے ذریعہ جہاں سینکڑوں افراد کے شکوک و شبہات کو دور کیا اور اسلام کی حسین تعلیم سے روشناس کروایا وہاں دوران جلسہ نو افراد کے بیعت کر کے جماعت میں شامل ہونے کے شیریں ثمرات بھی عطا فرمائے اللہ تعالیٰ ان کو استقامت بخشے اور دوسروں کے لئے راہ ہدایت کا موجب بنائے۔ آمین!

مجلس مشاورت:

جلسہ کے دوران مجلس مشاورت کے بھی دو اجلاس ہوئے جس میں جماعتوں کے منتخب نمائندے شامل ہوئے۔ تبلیغ اسلام سے متعلق بعض تجاویز زیر غور آئیں اور مشوروں کا کثرت رائے سے پایۂ تکمیل کو پہنچیں۔ مجلس مشاورت کے ہر دو اجلاسوں کی صدارت محترم جمیل الرحمان صاحب رفیق امیر و مشنری انچارج نے کی۔

حرف آخر:

جلسہ خدا تعالیٰ کے فضل و احسان سے حضور اقدس اور بزرگان کی دعاؤں کے طفیل نہایت درجہ کامیاب رہا۔ سامعین کی حاضری تقریباً تین ہزار رہی جبکہ کھانے کی حاضری ایک ہزار تھی۔ قرب و جوار کے دیہات سے احباب روزانہ جلسہ کی کارروائی کے اختتام پر واپس اپنے اپنے گاؤں چلے جاتے رہے اس میں گورنمنٹ کے بعض اعلیٰ افسر اور حکام نے بھی شریک ہو کر استفادہ کیا۔ علاوہ دیگر بیسیوں افراد نے محترم مشنری انچارج صاحب سے بھی کئی موقعوں پر خوشی کا اظہار کیا۔ اور کہا کہ

"یہ جلسہ خدا تعالیٰ کے احسان سے ہر لحاظ سے بہت کامیاب رہا ہے اور اللہ تعالیٰ نے بے شمار برکات و افضال کا حامل بنایا ہے۔"

فالحمد للہ علیٰ ذالک!

شکریہ احباب

میرے چچا جان ڈاکٹر سراج الدین صاحب مرحوم سابق صدر محلہ دارالنصر شرقی ربوہ کی وفات پر احباب جماعت نے کثرت سے بذریعہ تار و خطوط یا گھر تشریف لا کر ہمارے ساتھ تعزیت اور دلی ہمدردی فرمائی ہے جس سے ہمیں اس صدمہ میں بہت ڈھارس ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔ میں اپنی طرف سے نیز اباجان مکرم سردار مصباح الدین صاحب کی جانب سے سب احباب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

(سردار عبدالقادر۔ "مصباح منزل" چنیوٹ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم حاجی ضیاء الحق خان صاحب وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

(محترم شیخ مبارک احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن)

افسوس کے ساتھ یہ خبر دی جا رہی ہے کہ محترم حاجی ضیاء الحق خان صاحب آف کوئٹہ مورخہ ۱۲ر نومبر ۱۹۷۸ء بروز عید الاضحیٰ حرکتِ قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ ان کا جنازہ مورخہ ۱۳ر نومبر ۱۹۷۸ء کی شام کو ربوہ ان کی اہلیہ محترمہ اور ان کے بڑے فرزند مکرم عطاء اللہ خان صاحب اور بیٹی عزیزہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ اور ان کے بڑے بھائی محترم حاجی فیض الحق خان صاحب لیکر پہنچے۔ ان کے چھوٹے بیٹے عزیزم ڈاکٹر نجیب الحق خان صاحب مع اپنی بیگم لندن سے تدفین سے قبل ربوہ پہنچ گئے تھے۔

نمازِ جنازہ ازراہِ شفقت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اسی روز بعد نماز عشاء پڑھائی اور ورثاء سے اظہارِ تعزیت فرمایا۔ رات گیارہ بجے بہشتی مقبرہ میں بوجہ موصی ہونے کے تدفین عمل میں آئی۔

مرحوم فیض اللہ چک ضلع گورداسپور کے رہنے والے تھے۔ قادیان میں تعلیم الاسلام ہائی سکول سے میٹرک پاس کیا۔ فیروز پور آرسنل میں ملازمت شروع کی اور لمبا عرصہ مختلف مقامات پر بطور سرکاری افسر ملازم رہے۔ جماعت کے مختلف کام بھی انجام دیتے رہے۔ عزیزوں اور غرباء کی بہت امداد کرتے تھے اور تہجد گزار تھے۔ فریضۂ حج بھی بجا لائے۔ ہجرت کے بعد کوئٹہ میں آباد ہو گئے تھے۔ اب کچھ عرصہ سے ربوہ میں مقیم تھے اور مکان تعمیر کروا رہے تھے اور خواہش رکھتے تھے کہ جلسہ سالانہ سے قبل مکان کی تعمیر کی تکمیل ہو جائے تا جلسہ سالانہ پر عزیزوں اور مہمانوں کو سہولت رہے۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حاجی صاحب محترم کو جنت میں اعلیٰ مقامات عطا کرے اور ان کے جملہ پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا کرے اور ان کے اہل اور بچوں کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ اس کی رحمت کا سایہ ان پر رہے۔ آمین۔

محترم چوہدری عبدالکریم صاحب کی وفات

خاکسار کے والد محترم چوہدری عبدالکریم صاحب آف موضع مراڑہ ضلع سیالکوٹ حال مکان نمبر ۲/۳ محلہ دارالبرکات ربوہ کچھ عرصہ بعارضہ کمزوریٔ اعصاب اور خرابیٔ جگر و معدہ بیمار رہ کر مورخہ ۱۶ر نومبر ۱۹۷۸ء بروز جمعرات بوقت ۷½ بجے شب فضلِ عمر ہسپتال ربوہ میں بعمر تقریباً ۸۰ سال وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم محترم چوہدری عبدالغفور صاحب شملوی کے چھوٹے بھائی تھے۔ تقریباً چالیس سال ملٹری اکاؤنٹنٹ جنرل میں بطور آفس سپرنٹنڈنٹ ملازمت کے بعد ریٹائر ہو کر ۱۰ سال پرائیویٹ ملازمت کر کے آپ نے اپنے آپ کو خدمتِ سلسلہ کے لئے وقف کر دیا اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر دفتر وقفِ عارضی میں کام پر لگائے گئے جہاں پر دو سال خدمت بجا لانے کے بعد بوجہ بیماری فارغ ہو گئے۔ سالہا سال تک جماعت احمدیہ لاہور کے سیکرٹری مال اور سیکرٹری اصلاح وارشاد بھی رہے۔

نمازِ جنازہ بروز جمعۃ المبارک ۱۷ر نومبر ۱۹۷۸ء بعد نماز عصر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد مبارک میں پڑھائی۔ اپنے پیچھے دو بیٹے چار بیٹیاں بطور یادگار چھوڑی ہیں۔ بفضلِ خدا تمام بچے شادی شدہ ہیں۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت میں بلند مقام عطا فرمائے۔ اپنی مغفرت کی چادر میں ڈھانپ لے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے اور ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین ثم آمین۔

(ظفر کریم ابن چوہدری عبدالکریم صاحب مرحوم ۲/۳ دارالبرکات ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے

پتہ مطلوب ہے

۱۔ مکرم نعیم احمد صاحب ولد چوہدری عبدالعزیز صاحب وصیت ۲۱۰۰۳ سابق سکونت علی پور ضلع مظفر گڑھ کا موجودہ ایڈریس درکار ہے۔

۲۔ مکرم مبشر حسن صاحب چوہدری ولد چوہدری محمد حسن صاحب وصیت ۲۱۰۴۲ سابق سکونت 2/61 P.E.C.H.S Karachi-29 کا موجودہ ایڈریس درکار ہے۔ اگر کسی صاحب کو ان کا ایڈریس معلوم ہو یا وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو موجودہ ایڈریس سے اطلاع دیں کیونکہ وصیت کے بارہ میں ان سے خط وکتابت کرنی ہے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

ولادت

۱۔ مکرم مرزا وسیم احمد بیگ صاحب کو مورخہ ۲۶ کو اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم مرزا اسلم حیات بیگ صاحب محاسب صدر انجمن احمدیہ کا پوتا اور مکرم مرزا اسلم بیگ صاحب آف لاہور کا نواسہ ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت نومولود کا نام مرزا سلیم بیگ تجویز فرمایا ہے۔

احبابِ جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی کے ساتھ لمبی عمر دے اور والدین کے قرۃ العین بنائے۔ آمین

(محمد ارشد کاتب کارکن دفتر P-S)

۲۔ خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے ایک بچی اور چار لڑکوں کے بعد ۲۱ر اکتوبر ۱۹۷۸ء کو پانچواں بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت نومولود کا نام عطاء المنان تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم خواجہ عبدالحی صاحب دارالیمن شرقی ربوہ کا پوتا اور محترم عبدالرحیم صاحب المعروف پوہلا (صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کا پڑپوتا ہے۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری تمام اولاد کو دینِ اسلام کا سچا خادم اور جاں نثار بنائے اور انہیں عمر و صحت کے ساتھ درازیٔ عمر عطا کرے۔ آمین (خواجہ عبدالمومن مومن کلاتھ ہاؤس گولبازار ربوہ)

درخواستِ دعا

۱۔ میری لڑکی کو ایک ماہ سے ٹانگ میں پھوڑا نکلا ہوا ہے۔ اس کی صحتیابی کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے۔ (شیخ سبحان علی حفیبوٹ)

۲۔ خاکسار کو کچھ دنوں سے "لو بلڈ پریشر" کی تکلیف ہے۔ دوائیں اور ٹیکہ کے استعمال سے ساتھ ہی اختلاجِ قلب اور اعصابی دردوں کی بھی تکلیف ہو گئی ہے احباب سے صحت کاملہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (نورالدین خوشنویس دفتر الفضل ربوہ)

سرورِ دو عالم، نبیوں کے سردار
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور
احمدی شعراء کا نذرانۂ عقیدت
موسومہ
عقیدت کے پھول
نعتوں کا یہ مجموعہ عنقریب شائع ہو رہا ہے
ملنے کا پتہ
قیوم اکیڈمی ۹/۱۸ دارالرحمت وسطی ربوہ

دماغی اور جلدی امراض
کے علاج اور مشورہ کے لئے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اقصیٰ روڈ ربوہ پر ملیں۔
قاضی دواخانہ چک چٹھہ رجسٹرڈ حافظ آباد گوجرانوالہ

زد جامِ عشق
مکمل کورس -/۴۰
فضلِ عمر دواخانہ قریشی مارکیٹ گولبازار ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عظیم تر حسین تر

محمود ٹاؤن

آئی سی ایف اور نیو پاک جیولرز کا عظیم ترین مشترکہ رہائشی منصوبہ

ماڈل ٹاؤن سے ذرا آگے لاہور کی اضافی بستی ٹاؤن شپ کے بالمقابل ۲۶۰۰ کنال پر پھیلی ہوئی شہر لاہور کی جدید ترین رہائشی بستی جہاں فیروز پور روڈ، ماڈل ٹاؤن، فیصل ٹاؤن اور ٹاؤن شپ سے آنے والے راستوں کا سنگم ہوتا ہے۔

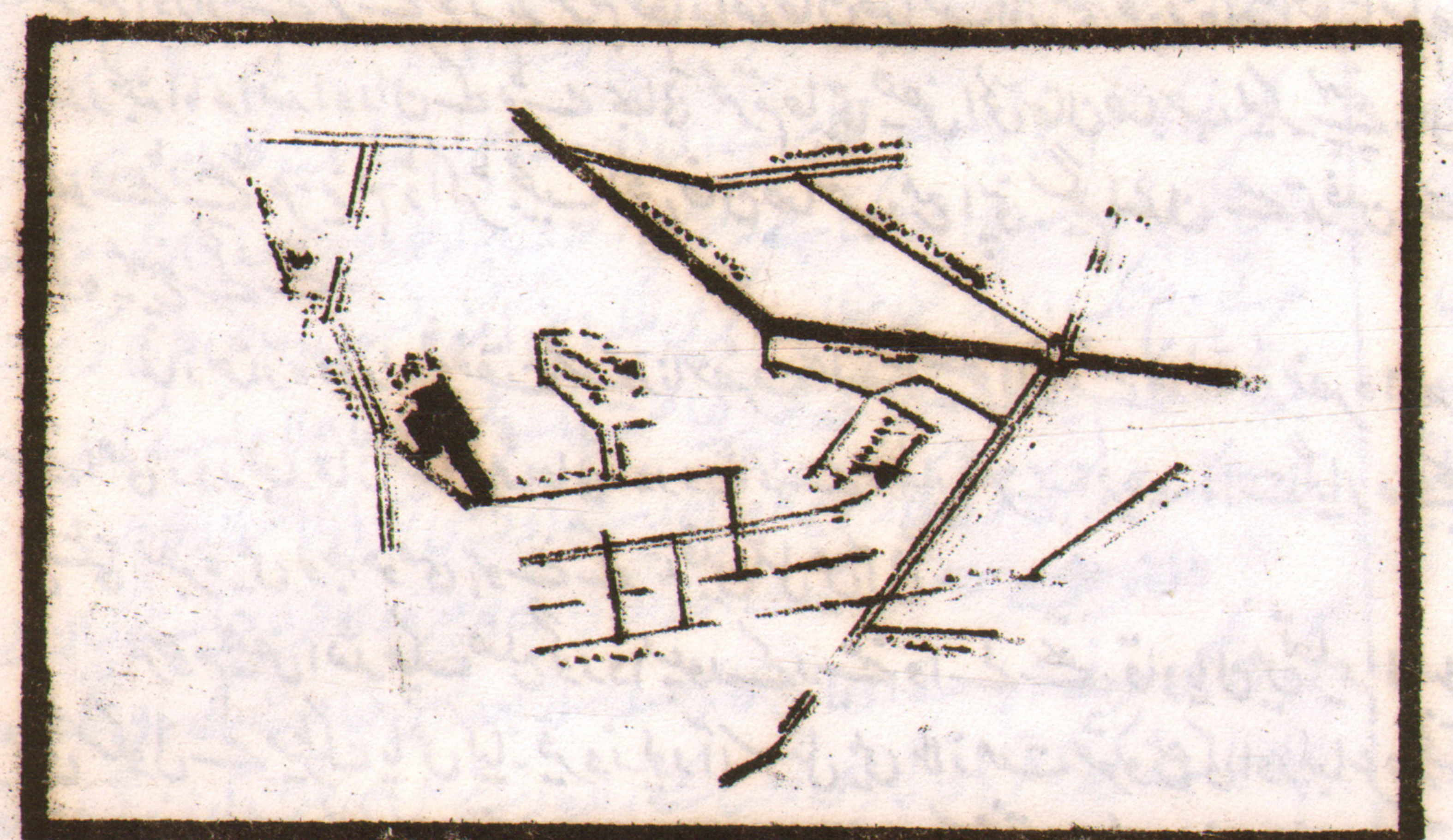

ایل ڈی اے کی پلاننگ کے عین مطابق

- محل وقوع کے اعتبار سے بہترین
- ایک ایک کنال کے پلاٹوں پر مشتمل فرسٹ فیز کو چار بلاکوں میں تقسیم کیا گیا ہے
- آمد و رفت اور نقل و حمل کی سہولتوں کے پیش نظر ۱۵۰ فٹ چوڑی مین روڈ سے ۶۰ فٹ چوڑی سڑک ملحقہ باقی سڑکوں کی کم از کم چوڑائی ۳۰ فٹ
- وسیع و عریض کھیل کے میدان اور خوبصورت پارک
- مسجد، کالج، ڈسپنسری، ہسپتال، ڈاکخانہ، تار گھر اور دوسری تمام اضافی سہولتوں کے ساتھ

سیوریج پائپ لائن، پکی سڑکوں کی تعمیر، سٹریٹ لائٹس کی تنصیب اور دوسرے تعمیراتی کام تیزی سے جاری ہیں۔ جن کے مکمل ہونے کے بعد محمود ٹاؤن کو سرسبز و شاداب بنانے کے منصوبے پر کام شروع کر دیا جائے گا۔

سوئی گیس، بجلی اور ٹیلیفون کی سہولتیں بہت جلد فراہم کر دی جائینگی

	۶۰ فٹ چوڑی سڑک سے ملحقہ	۳۰ فٹ چوڑی سڑک سے ملحقہ
قیمت: اے بلاک	۴۰ ہزار روپے فی کنال	۳۰ ہزار روپے کنال
بی بلاک	۴۰ ہزار روپے فی کنال	۳۰ ہزار روپے کنال
سی اور ڈی بلاک		۲۵ ہزار روپے کنال

تجارتی پلاٹوں پر قیمت: ۱۲ ہزار روپے فی دوکان

مخصوص پلاٹوں کی قیمت: ۲۵ فیصد زائد ہوگی

ترقیاتی اخراجات ۲۰ ہزار روپے فی کنال ہیں، جو تین قسطوں میں چھ ماہ کے اندر ادا کیے جا سکتے ہیں۔

پلاٹ کی کل قیمت کا ایک چوتھائی بطور زر بیعانہ آئی سی ایف کی کسی بھی شاخ میں جمع کرا کے الاٹمنٹ سرٹیفکیٹ حاصل کریں بقایا رقم ۴۵ دن کے اندر بمعہ خرچہ رجسٹری جمع کروا کے بیعنامہ رجسٹری مکمل کرائیں۔

محمود ٹاؤن کا نقشہ انتہائی تجربہ کار اور قابل ماہرین تعمیرات نے تیار کیا ہے اور اس بات کا خیال رکھا گیا ہے کہ محمود ٹاؤن ہر لحاظ سے ایک جدید ترین رہائشی بستی ہو

جہاں پر آئی سی ایف کی برانچ نہ ہو تو ڈرافٹ یا چیک بنام آئی سی ایف اچھرہ روانہ کریں۔

تفصیلات کیلئے

انڈسٹریل اینڈ کمرشل فنانس لمیٹڈ
ICF
کی کسی بھی شاخ سے رجوع کریں۔

جینسن بلڈرز ہیڈ آفس محمود ٹاؤن: ۶۰، اورنگ زیب بلاک نیو گارڈن ٹاؤن لاہور فون: ۴۱۰۹۷۴